جماعت احمدیہ برطانیہ کے 12ویں سالانہ پیس (Peace) سمپوزیم کی مختصر رپورٹ

(بیت الفتوح لندن۔ 14 مارچ) امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیراہتمام منعقد ہونے والے بارہویں سالانہ پیس سمپوزیم میں شرکت فرمائی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے اس کانفرنس کے حاضرین کو امن عالم کے حوالہ سے بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس خطاب میں دنیا بھر میں شدّت پسندی کی تیزی سے پھیلتی ہوئی لہر کو پوری دنیا کے لئے خطرہ قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمان ممالک میں اور غیر مسلم ممالک میں بھی جو حالات خراب ہو رہے ہیں اس کی وجہ کسی بھی مذہب کی تعلیمات نہیں ہیں۔ یہ مسائل اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ دنیا طاقت، اثر و رسوخ اور وسائل کو حاصل کرنے کی دوڑ میں اندھی ہو رہی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے دہشتگرد تنظیموں کی پر زور مذمّت فرمائی اور فرمایا کہ ISIS، بوکوحرام اور الشباب نامی دہشتگرد تنظیموں کا مذہب اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ حضورِ انور نے قرآنِ کریم کی آیاتِ کریمہ کے حوالہ سے فرمایا کہ قرآن کریم تو شدّت پسندی کی تمام اقسام کی حوصلہ شکنی کرتا ہے پھر یہ تنظیمیں کس طرح اسلام کے نام پر دہشتگردی اور شدّت پسندی کا جواز پیش کرسکتی ہیں؟

آج کے اس پیس سمپوزیم میں ایک ہزار سے زائد مرد و زَن شامل ہوئے جن میں چھ سو سے زائد غیر از جماعت مہمان تھے۔ ان مہمانوں میں حکومتی وزراء، مختلف ممالک کے سفراء، ممبرانِ پارلیمنٹ اور ہاؤس آف لارڈز، کئی علاقوں کے میئرز اور سوسائٹی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے سیاسی، سماجی اور مذہبی افراد شامل تھے۔ امسال اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ایک خصوصی مہمان پروفیسر ہائنز بیلفیڈٹ (Professor Heiner Bielefeldt) تھے۔ آپ اقوامِ متحدہ کی تنظیم میں مذہبی آزادی کے فروغ کے لئے خصوصی مندوب مقرر ہیں۔

امسال کی پیس کانفرنس کا theme 'مذہب، آزادی اور امن' تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بصیرت افروز خطاب سے قبل مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مختصراً جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں بعض معزز مہمانوں نے دنیا میں قیامِ امن کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان مہمانوں میں لارڈ ایرک ایوبری (Lord Eric Avebury) وائس چیئرمین پارلیمنٹری ہیومن رائٹس گروپ، ڈاکٹر چارلس ٹیناک (Dr. Charles Tannock MEP) ممبر آف یوروپین یونین پارلیمنٹ و چیئرمین یوروپین یونین فرینڈز آف احمدیہ مسلم پارلیمنٹری گروپ، لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن وزیرِ مملکت برائے کمیونٹیز، عزت مآب جناب جسٹین گرینِنگ (Rt. Hon. Justine Greening) ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف اسٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ، پروفیسر ہائنز بیلفیڈٹ (Professor Heiner Bielefeldt) خصوصی مندوب برائے مذہبی آزادی، اقوامِ متحدہ شامل ہیں۔

تمام معززین نے بلا استثناء امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیامِ امن کے لئے کی جانے والی کاوشوں کو سراہا اور جماعتِ احمدیہ کے پرامن مشن کو قابلِ تقلید قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن کے قیام کے لئے ہمیں باہمی تعاون سے کام کرنا ہوگا اور شدّت پسندی کے خلاف ایک جہاد کرنا ہوگا۔ جماعتِ احمدیہ پر اگرچہ دنیا کے مختلف حصوں میں مظالم ڈھائے جا رہے ہیں لیکن ان مظالم کے باوجود امن اور بھائی چارہ کا جو سبق جماعت دنیا کو دے رہی ہے وہ بے مثال ہے۔

اس کانفرنس میں وزیرِ اعظم برطانیہ جناب ڈیوڈ کیمرون کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے دنیا میں قیامِ امن کے لئے جماعتِ احمدیہ کی پرامن کاوشوں کو سراہا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ میں نے گزشتہ پیس کانفرنس میں جو نومبر 2014ء میں ہوئی تھی ایک یہ بات بھی کی تھی کہ دنیا کو فوری طور پر ISIS یا IS کہلانے والی دہشتگرد تنظیم کی فنڈنگ کو روکنا اور ان کی سپلائی لائن کو توڑنا ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں یہ تو نہیں کہتا کہ میری وجہ سے یا میرے توجہ دلانے سے ایسا کیا گیا ہے لیکن گزشتہ کچھ مہینوں میں اس تنظیم کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے اِن خطوط پر کام ضرور کیا گیا ہے۔

حضورِ انور نے اس سلسلہ میں اقوامِ متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں فروری 2015ء کے دوران پاس کیے جانے والے ایک ریزولیوشن کا ذکر فرمایا جس میں اس دہشتگرد تنظیم کی فنڈنگ اور سپلائی لائن کو روکنے کا عزم ظاہر کیا گیا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر ان باتوں پر ٹھیک طرح عمل بھی کیا گیا تو جلد ہی ISIS کا زور ٹوٹ جائے گا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شدّت پسندی اور دہشتگردی چاہے کسی بھی نوعیت کی ہو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جنوری 2015ء میں فرانس میں ہونے والے دہشتگردی کے حملہ کو 'انتہائی خوفناک اور اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف' قرار دیا اور بعض سیاسی اور مذہبی لیڈرز کی طرف سے اس واقعہ کے بعد مثبت بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں خوش آئند قرار دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا: دہشتگردی کے واقعات پر بعض لیڈرز کی طرف سے مثبت بیانات بہت تسلی بخش ہیں۔ ان لیڈرز نے اسلام کے خلاف نفرت کی آگ کو مزید بھڑکانے کی بجائے حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ دہشتگرد تنظیموں کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔

حضورِ انور نے خصوصی طور پر صدر اوباما اور پوپ فرانسس کے بیانات کا ذکر بھی فرمایا جن میں ان لیڈرز نے یہ کہا تھا کہ کسی فردِ واحد کا دوسرے کے مذہب اور عقیدہ کا مذاق اڑا کر اسے غصہ دلانا کسی بھی لحاظ سے مناسب فعل نہیں۔

حضورِ انور نے مسلم ممالک اور دیگر ممالک میں تیزی سے خراب ہوتے ہوئے حالات اور بے چینی کا ذکر فرما کر اس کے پیچھے کارفرما اصل وجوہات کو مختصر لیکن نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم جس دنیا میں رہ رہے ہیں اس میں ایسے بہت سارے مسائل پیدا ہو چکے ہیں جن کی وجہ سے لوگ مایوسی اور عدم برداشت کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے دنیا سے سکون اٹھتا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ عرصہ پہلے آنے والے اقتصادی بحران سے دنیا ابھی بھی پورے طور پر باہر نہیں نکل سکی۔ یورپ کے لوگوں میں عمومی طور پر بے صبری پیدا ہو رہی ہے۔ یورپین یونین کے وجود کو غیر ضروری سمجھا جانے لگا ہے۔ بہت سے ممالک میں ایسی پارٹیاں پذیرائی پا رہی ہیں جو قوم پرست ہیں یا مہاجرین اور پناہ گزینوں کے خلاف ہیں۔ پھر مسئلہ یوکرائن ہے، بہت سے ممالک اسلحہ اور جنگی ساز و سامان پر زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں اور اپنے دفاعی بجٹ بڑھاتے جا رہے ہیں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن سے دنیا کے امن کو خطرہ ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کا بھی تعلق اسلام سے نہیں۔ یہ مسائل اس وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں کیونکہ دنیا طاقت، اثر و رسوخ اور وسائل کو حاصل کرنے کی دوڑ میں اندھی ہو رہی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمیں آج وقت کی ضرورت کو سمجھنا چاہیے۔ ہمیں اس بات کو تسلیم کرنا ہو گا کہ ایمانداری، باہمی اتحاد اور انصاف ہی آج دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے ضامن ہیں۔ یہ گویا پائیدار امن کے قیام کے لئے ایک بیج کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جب تک ایمانداری اور انصاف ہر سطح پر قائم نہیں ہو گا ان مسائل کا کوئی حل دیرپا نہیں ہوسکتا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے جماعتِ احمدیہ کے قیام کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم احمدی مسلمان وہ لوگ ہیں جن کے پاس کوئی دنیاوی طاقت یا اثر و رسوخ نہیں۔ ہمارا مشن دنیا کو روحانی لحاظ سے بہتر سے بہتر کرتے چلے جانا ہے۔ اسی لئے ہمیں طاقت یا حکومت حاصل کرنے کی ہوس نہیں۔ ہماری جماعت کے کوئی بھی سیاسی عزائم یا مقاصد نہیں...... ایک مذہبی تنظیم ہونے کے ناطے ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے اور لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔ ان دو مقاصد کے حصول کے لئے ہم دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ پیغام پہنچا رہے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا شدّت پسندی سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم یہ بھی دنیا کو بتا رہے ہیں کہ بعض ممالک میں جو حالات خراب ہیں ان کا ذمہ دار اسلام نہیں ہے۔

حضورِ انور نے اس بات کو مزید صراحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے قرآنِ کریم کی متعدد آیات حاضرین کے سامنے پیش کیں جن سے اسلام کا امن پسند اور مذہبی آزادی کا علمبردار ہونا ثابت ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو اپنے دفاع کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی اس کا مقصد صرف اسلام کی حفاظت ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب کو بھی تحفظ فراہم کرنا تھا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے مسلمان کہلانے والے شدّت پسندوں کی جانب سے عراق کے تاریخی شہروں میں دیگر مذاہب کی مقدس عمارات اور نوادرات کے تباہ کرنے کو قرآنی تعلیمات کے برخلاف قرار دیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ان شہروں میں موجود ان سائٹس کو چودہ سو سال سے مسلمان حکمران تحفظ فراہم کرتے رہے ہیں اور آج شدّت پسند لوگ اسلام کے نام پر ہی ان کو تباہ کر رہے ہیں۔ ان کا یہ فعل اسلامی تعلیمات سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ کوئی سچا مسلمان ایسا کام نہیں کرسکتا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے اختتام میں تمام پارٹیوں کو اجتماعی حیثیت میں بھی اور افراد کو انفرادی حیثیت میں دنیا میں امن کے فروغ کے لئے اپنا اپنا کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر انصاف اور ایمانداری کو معاشرے کی ہر سطح پر قائم کر دیا جائے تو اب بھی تیسری جنگِ عظیم سے بچا جاسکتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس وقت بعض آوازیں یہ آنے لگی ہیں کہ تیسری جنگِ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ مَیں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس بہت

بڑی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔لیکن اس کے لئے دنیا کے تمام لیڈرز کو اور ہر فردِ واحد کو کسی خاص گروہ یا مذہب کو تنقید کا نشانہ بنانے سے رکنا ہوگا اور اپنے ذاتی یا قومی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انصاف؛ صاف ،سیدھے اور سچے طرزِ عمل؛ اور ایمانداری کے تقاضوں کو معاشرے کی ہر سطح پر پورا کرنا ہوگا۔

حضورِ انور نے اپنے خطاب کا اختتام اس دعا پر کیا کہ:

میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فرائض بجالانے کی توفیق بخشے۔

اس کانفرنس کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب کے شروع ہونے سے قبل ازراہِ شفقت بعض معززین کو خصوصی طور پر شرفِ ملاقات بخشا اور کانفرنس کے بعد یورپین اور ایشن میڈیا سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس تقریب کے دوران امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک مشہور سماجی کارکن محترمہ سِندھوتائی سَپکل صاحبہ کو جوکہ 'یتیموں کی مائی' کے نام سے مشہور ہیں 'احمدیہ مسلم پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' سے نوازا۔ یہ ایوارڈ انسانیت کی خاطر ان کی بے مثال خدمات کے اعتراف میں دیا گیا۔آپ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود اب تک چودہ سو سے زائد یتیم اور بے سہارا بچوں کی کفالت اور پرورش کا مشکل کام سرانجام دے چکی ہیں۔اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔

اس پیس کانفرنس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی زبان میں فرمودہ خطاب کا اردو ترجمہ،مہمانوں کی تقاریر اور ان کے تأثرات اور پریس کانفرنس میں پوچھے گئے سوالات وغیرہ کے متعلق تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔